www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور معانی
جلت	(جالوت۔کافر بادشاہ ص ۱/۵)
جلد	جِلْد کھال (ص ۲/۴) جَلْدَة کوڑا
	جَلَدَ مارنا
جلس	جَلَسَ بیٹھنا مجلس مجلس
جلّ	ذوالجلال۔جلیل بڑا بزرگ)
جلو	جِلَا جلاوطنی جَلّی روشن کرنا
	تَجَلّی روشن ہونا۔ظاہر ہونا۔کرنا
جمح	جَمَحَ دوڑنا
جمد	جَامِدَة ٹھہرنا
جمع	جَمْع۔جمیع جماعت۔سب جمعہ (ص ۱/۱۲)
	جَمَعَ اکٹھا کرنا اِجْتَمَعَ اکٹھا ہونا
	اَجْمَعَ (علی الامر) کسی بات پر اتفاق کرنا (۱۲/۱۵)
جمل	جَمَل اونٹ جَمِیْل اچھا جَمَال زینت
جمّ	جَمّ وافر۔بہت
جنب	جَنْب پہلو۔جانب ص ۵/۵
	جُنُب اجنبیا (اجنبی۔جنبی)
	جَنَبَ دور رکھنا
	جَنَّبَ الگ کرنا۔بچانا۔ہٹانا
	تَجَنَّبَ الگ ہونا اِجْتَنَبَ بچنا
جنح	جَنَحَ جھکنا جُنَاح گناہ جَنَاح
	بازو۔پہلو۔پرندہ کا پر (ص ۲/۴)
جند	جُنْد لشکر
جنف	جَنَفَ جھکنا (ص ۲/۴) تَجَانَفَ
	جھکنا۔
جنّ	جَنَّ ڈھکنا جِنّ اور جِنَّة۔
	جِنّ دیوانگی جَنَّة باغ بہشت
	جُنَّة ڈھال جَانّ سانپ
	جنین بچہ
جنی	جَنَی پھل۔پھل پکنا

مادہ	الفاظ اور معانی
جوب	جَابَ تراشنا
	اَجَابَ جواب دینا۔فریاد رسی۔
	قبول کرنا
	استجاب۔اطاعت کرنا۔
	فریاد رسی۔قبول کرنا
جود	جودی۔پہاڑ (ص ۱/۸) جِیَاد گھوڑا
جور	(جار ہمسایہ ۲/۲۵) جَاوَرَ ہمسایہ
	ہونا ۱/۲۴) جَائِر ٹیڑھا جوار تارا
	کشتی ص ۵/۴)
	اَجَارَ پناہ دینا اِسْتَجَارَ پناہ مانگنا
جوز	جَاوَزَ حد سے بڑھنا
	تجاوز (عن) معاف کرنا
جوس	جَاسَ ڈھونڈنا۔گھسنا
جوع	جُوْع بھوک
جوف	جَوْف اندر
جوّ	(جوّ فضا۔ہوا (۲۹)
جهد	جَاهَدَ کوشش کرنا محنت کرنا
	جُهْد محنت مشقت جِهَاد جنگ
جهر	جَهَرَ پکارنا۔ظاہر کرنا
جهز	جَهَّزَ تیار کرنا جَهَاز سامان
جهل	جَاهِل نادان
جهم	جہنّم۔دوزخ
جیٔ	جَاءَ آنا جَاءَ ب اور آجاء لانا
جیب	جَیْب گریبان ص ۲/۴
جید	جِیْد گردن
	ح
حبّ	حَبّ اور حَبَّة دانہ (ص ۲/۲)
	حُبّ اور مُحَبَّة محبت
	اَحَبَّ، حَبَّبَ پسند کرنا محبت کرنا

مادہ	الفاظ اور معانی
	اِسْتَحَبَّ اختیار کرنا
حبر	حَبَرَ خوش کرنا اَحْبَار عالم
حبس	حَبَسَ قید کرنا۔روکنا
حبط	حَبَطَ برباد ہونا اَحْبَطَ برباد کرنا
حبک	حَبَك بُنْنا
حبل	حَبْل رسّی (حبل الورید ص ۲/۴)
حتم	حَتَمَ فیصلہ کرنا
حتی	حَتّٰی تک۔یہاں تک
حثّ	حَثَّ ابھارنا
حجب	حَجَبَ پردہ کرنا حِجَاب پردہ
حجّ	حَجّ اور حِجّ عبادت (ص ۱/۱۲)
	حَجّ (حج کرنا) حِجَج سال
	حاجّ اور یحاج جھگڑا کرنا۔
	حُجَّة دلیل
حجر	حَجَر پتھر حِجْر آڑ۔عقل۔گود
	ایک مقام کا نام (ص ۱/۲)
	حُجْرَة کمرہ حَجَرَ روکنا
حجز	حَجَزَ بچانا۔حَاجِز آڑ
حدب	حَدَب ابھار۔ٹیلہ
حدث	حدیث بات۔قرآن۔کہانیاں۔نیا
	حَدَّثَ آگاہ کرنا۔بیان کرنا
	اَحْدَثَ (کسی امر کا واقع ہونا)
حدّ	حَدّ آڑ۔کنارا (حدید لوہا ص ۲/۸)
	حَدِیْد اور حِدَاد تیز
	حَادَّ مخالفت کرنا
حدق	حدیقة باغ
حذر	حِذْر آلات جنگ۔سامان
	حَذِرَ ڈرنا۔بچنا۔حَذَّرَ ڈرانا۔
حرب	حَرْب جنگ محراب قلعہ (مسجد کا محراب)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ جاندار اشیاء کے لیے ؛

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ (۳/۱۷۳)

جب ان لوگوں نے آکر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے (مقابلے کے) لیے (لشکر کثیر) جمع کیا ہے۔

۲۔ بیجان چیزوں کے لیے ؛

اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ (۱۰۴/۲)

جس نے مال جمع کیا پھر گنتا رہا۔

پھر جمع کا لفظ جس طرح ظاہری چیزوں کو اکٹھا کرنے کے لیے آتا ہے۔ معنوی طور پر بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً ؛

فَتَوَلّٰی فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰی۔ (۲۰/۶۰)

پھر لوٹ گیا فرعون پھر جمع کیے اپنے سارے داؤ پھر آیا۔ (عثمانیؒ)

۲۔ اِجْتَمَعَ کا لفظ صرف ذوی العقول کے اکٹھا ہونے کے استعمال ہوتا ہے۔ خواہ وہ ایک ہی جنس سے تعلق رکھتے ہوں یا مختلف ہوں مثلاً ؛

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤی اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ (۱۷/۸۸)

کہہ دو کہ اگر تمام انسان اور جن اس بات پر مجتمع ہوں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو نہ لا سکیں گے۔

۳۔ حَشَرَ کا لفظ صرف جانداروں کے لیے آتا ہے یعنی لوگوں کو ان کے ٹھکانوں سے کسی ایک مقام کی طرف لے جانا (مف) اور ابن الفارس بھی اس معنی کی تائید کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں الحشر الجمع مع سوق (م۔ل) قرآن میں ہے ؛

فَحَشَرَ فَنَادٰی فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی (۷۹/۲۳-۲۴)

تو فرعون نے (لوگوں کو) اکٹھا کیا اور پکارا۔ کہنے لگا تمہارا سب سے بڑا مالک تو میں ہوں۔

پھر یہ لفظ کبھی صرف بعث یا انبعاث کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے (م۔ل) یعنی مردہ کو جلا اٹھانا یا کسی خاص مقصد کے لیے لے جانا۔ بعث کے معنوں میں درج ذیل مثال دیکھئے ؛

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا (۲۰/۱۲۵)

وہ کہے گا کہ میرے پروردگار! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں (قبر سے) اٹھایا۔ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔

اور کبھی اس لفظ کے استعمال میں تجمع، سوق اور بعث سب معنی پائے جاتے ہیں۔ جیسے ؛

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا (۱۸/۴۷)

اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو صاف میدان دیکھو گے اور ان لوگوں کو ہم جمع کر لیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

۴۔ اِدَّخَرَ : اس کا مادہ ذخر ہے۔ جس کے معنی مستقبل کی ضرورت کے لیے کوئی چیز یعنی از قبیل اجناس خوردنی سٹاک کر لینا۔ ذخیرہ کرنا (مف) اور یہ ذخیرہ انسانوں کے علاوہ دوسرے بھی کئی جاندار کرتے ہیں۔ ابن فارس اس کے معنی میں دو بنیادی باتیں لکھتے ہیں اکٹھا کرنا اور اسے محفوظ کرنا (م ل)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۵۹/۹)

اور ان (مہاجرین) کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو خود احتیاج ہی ہو۔ اگرچہ ہُوا ہے اُن پر فاقہ (عثمانیؒ)

ماحصل (۱) جُوع: وُہ حالت جب انسان کو کھانے کی طلب ہو۔

(۲) مسغبة: قحط سالی کا دور۔

(۳) مخمصة: خوراک کی کمی کی وجہ سے دبلے پیٹ والا ہونا۔

(۴) خصاصة: مفلسی اور محتاجی کی وجہ سے فاقہ کشی کی نوبت آنا۔

۶۲۔۔۔ بھولنا، بھلانا

کے لیے نَسِیَ، سَھَا، ضَلَّ اور ذَھَلَ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ نَسِیَ: بھولنا کے لیے یہ لفظ عام ہے۔ خواہ اس کی وجہ غفلت ہو یا ترک ضبط، یا کوئی اور (مف) ارشادِ باری ہے:

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ۔ (۳۶/۷۸)

اور (انسان) ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔

اور اَنْسٰی بمعنی کسی دوسرے کو کوئی بات بھلا دینا۔ قرآن میں ہے:

فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ (۱۲/۴۲)

لیکن شیطان نے اسے اپنے آقا سے (یوسفؑ کا) ذکر کرنا بھلا دیا۔

۲۔ سَھَا (سَھْوًا) غفلت کی وجہ سے کسی بات یا کام سے توجہ ہٹ جانا۔ توجہ کا اصل کام سے ہٹ کر دوسری طرف پھر جانا اور سَاھِی بمعنی غافل اور فراموش کار (م۔ ل) سجدہ سہو مشہور لفظ ہے۔ یعنی کام اور کوئی کرنا چاہیے تھا۔ بھول کر کر کوئی اور دیا۔ قرآن میں ہے:

اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ (۵۱/۱۱)

جو بے خبری میں بھولے ہُوئے ہیں۔

۳۔ ضَلَّ: ترکِ ضبط کی وجہ سے کوئی بات یا واقعہ یا اس کا کچھ حصّہ بھول جانا۔ (دیکھیے بھکنا)

اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى (۲/۲۸۲)

اگر ان دونوں (عورتوں) میں سے ایک بھول جائے تو دُوسری اُسے یاد دلا دے۔

۴۔ ذَھَلَ: ذَھَلَ (ذُھُوْلًا) جب بھولنے کا سبب دہشت ہو یا ایسی مشغولیت جو غم اور پریشانی کا باعث ہو تو اسے ذھول کہتے ہیں (مف) ذَھَلَ (ذھولًا) کے معنی غافل ہونا بھول جانا اور ذَھِلَ ذُھُوْلًا کے معنی ہکا بکا ہونا، حیران رہنا ہے (منجد) ارشادِ باری ہے:

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى

جس دن تو اس (زلزلہ قیامت) کو دیکھے گا تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے اور تو لوگوں کو متوالا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳- سُرُر: واحد سریر۔ بغیر مسہری یا چھپر کھٹ کی چارپائی (ف۔ل ۳۰) سَرِیْرُالْمَیِّت وہ چارپائی جس پر جنازہ اٹھایا جاتا ہے۔ اور صاحب منجد کے نزدیک سریر کا استعمال بھی زیادہ تر تخت شاہی کے لیے ہوتا ہے۔ اور امام راغب اس کے معنی ایسا تخت بتلاتے ہیں جو خوشحال لوگ ٹھاٹھ سے بیٹھنے کے لیے بنواتے ہیں۔ (مف) قرآن میں ہے:

عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ (۵۶/۱۶) (لعل و یاقوت سے) جڑے ہوئے تختوں پر آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے۔

اور مَوْضُوْنَةٍ میں وَضَنَ کا لفظ زرباقی یعنی سونے چاندی کے تاروں سے بُننے کے لیے آتا ہے (مف) گویا اس آیت کا یہ ترجمہ بھی ہو سکتا ہے۔ سونے چاندی کے تاروں سے بُنے ہوئے تختوں پر۔

ماحصل: (۱) عرش، تختِ شاہی کے لیے

(۲) اریکہ: ٹیک والے تخت کے لیے اور

(۳) سریر: خوشحال لوگوں کے ٹھاٹھ سے بیٹھنے کے تخت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۷ ــــــ تختہ

کے لیے زُبَر اور اَلْوَاح کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- زُبَر: زُبْرَة کی جمع ہے۔ اور زُبْرَة بمعنی لوہے کا تختہ۔ چادر (مف۔ منجد) قرآن میں ہے:

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ (۱۸/۹۶) تم میرے پاس لوہے کے (بڑے بڑے) تختے لاؤ۔

۲- اَلْوَاح (واحد لوح) اور لوح بمعنی کشتی وغیرہ کا تختہ۔ ارشادِ باری ہے:

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ (۵۴/۱۳) اور ہم نے نوحؑ کو ایک کشتی پر جو تختوں اور میخوں سے تیار کی گئی تھی۔ سوار کیا۔

نیز لَوْح لکڑی وغیرہ کی اس تختی کو بھی کہا جاتا ہے جس پر کچھ لکھا جاتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً (۷/۱۴۵) اور ہم نے موسٰیؑ کے لیے (تورات کی) تختیوں میں ہر نصیحت کی چیز لکھ دی۔

ماحصل: (۱) زُبَر: عموماً لوہے کی چادروں اور بڑے تختوں کے لیے اور

(۲) لَوْح: لکڑی کے تختے یا لکھنے کی تختی کے لیے آتا ہے۔

۸ ــــــ تدبیر کرنا

کے لیے دَبَّرَ، کَادَ (کید) مَکَرَ اور حِیْلَة کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- دَبَّرَ: دُبُر بمعنی پشت یا کسی چیز کا پچھلا حصہ۔ اور دَبَّرَ بمعنی کسی کام کے انجام پر نظر رکھ کر اس میں غور و فکر کرنا اور اس کی راہ متعین کرنا (مف) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ح

۱۔ حاجت

کے لیے حاجت (حوج)، مآرب (ارب) اور وطر کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حاجۃ: الحوج بمعنی احتیاج اور فقر و فاقہ (منجد) ایسی ضرورت یا خواہش جس کے پورا نہ ہونے پر دل میں تنگی اور گھٹن محسوس ہو۔ قرآن میں ہے:

مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا (۱۲/۶۸)

اور یہ تدبیر اللہ کے حکم کو ذرا بھی ٹال نہیں سکتی تھی۔ وہ تو محض یعقوب کے دل کی خواہش تھی جو انہوں نے پوری کی۔

اور دوسرے مقام پر ہے:

لَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا (۵۹/۹)

اور جو کچھ انہیں ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش (اور خلش) نہیں پاتے (جالندھری)

یعنی اتنا کم ملنے پر بھی صابر و شاکر ہیں اور دل میں کچھ تنگی اور گھٹن محسوس نہیں کرتے۔

۲۔ مآرب: (اَرَب) اَرب اور اِرب ایسی ضرورت کو کہتے ہیں جس کے بغیر چارہ نہ ہو اور اس کے حصول کے لیے تگ و دو کرنی پڑے۔ قرآن میں ہے:

غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ (۲۴/۳۱)

یعنی ایسے خادم مرد جنہیں ابھی (نکاح) کی ضرورت نہ ہو۔

اور مآرب، مأربۃ کی جمع ہے جس کے معنی کسی حاجت یا ضرورت کا تکمیل پذیر ہونا ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ۔ (۲۰/۱۸)

موسیٰ نے کہا، یہ میری لاٹھی ہے اس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لیے اور بھی کئی فائدے ہیں۔ (یعنی اور بھی حاجتیں پوری ہوتی ہیں)

۳۔ وطر: بمعنی (۱) حاجت۔ مطلوب (منجد) (۲) ہمبستری، شہوت (م۔ق) اور اس کی جمع اوطار ہے قرآن میں یہ صرف دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جیسے:

فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا (۳۳/۳۷)

پھر جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کر چکا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- نَکِدَ: بمعنی قلیل الخیر جس میں بھلائی اور خوبی کا پہلو کم ہو۔ (م۔ق) اور امام راغب کے الفاظ میں ہر وُہ چیز جو اس کے طالب کو بڑی مشکل سے حاصل ہو۔ اور ناقۃ نکداء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دُودھ بھی کم دیتی ہو اور اسے دوہا بھی مشکل سے جا سکے (مف) اور نَکَدَ بمعنی کسی کو حاجت سے روک دینا۔ محروم کر دینا یا تھوڑا دینا۔ اور نکد الرجل بمعنی کسی کا بہت سوال کرنے والا اور کم بھلائی والا ہونا (منجد) گویا نَکِد وُہ چیز ہے جو حاصل بھی مشکل سے ہو اور مقدار میں بھی کم ہو اور اس میں بھلائی بھی کم ہو یعنی تھوڑا اور ردی۔ ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَکِدًا۔ (۷/۵۸) — اور جو زمین خراب ہوتی ہے تو اس سے بارش کے پانی سے) جو کچھ تھوڑا بہت نکلتا ہے وُہ بھی ناقص ہوتا ہے۔

۲- خَمْط: بمعنی ہر کھٹی یا کڑوی چیز۔ ہر درخت کا تھوڑا پھل۔ ہر لمبے کانٹے والا درخت (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَبَدَّلْنٰھُمْ بِجَنَّتَیْھِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُکُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ (۳۴/۱۶) — اور ان کے دونوں باغوں کو ایسے باغ بنا دیا جن کے میوے بد مزہ تھے۔ ان میں کچھ تو جھاڑ تھا اور تھوڑی سی بیریاں۔

۳- دَاحِضَۃٌ: دَحَضَ بمعنی مذبوح جانور کی طرح پاؤں پٹکنا۔ اور دَحَضَ الْحُجَّۃُ بمعنی دلیل کا باطل اور غلط ثابت ہونا۔ اور اَدْحَضَ بمعنی دلیل کو باطل کرنا اور دَحْض بمعنی پھسلن پھسلنی جگہ (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ حُجَّتُھُمْ دَاحِضَۃٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ (۴۲/۱۶) — اور جو لوگ اللہ (کے بارے) میں بعد اس کے کہ اسے (مومنوں نے) مان لیا، جھگڑتے ہیں ان کے پروردگار کے نزدیک ان کا جھگڑا لغو ہے۔

۴- ناقص: بمعنی نامکمل درھمٌ ناقصٌ بمعنی کم وزن کے درہم (منجد) یا کھوٹے درہم (م۔ق) نَقْص بمعنی کمی عیب اور نقصان بھی آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ (۷/۱۲۹) — ہم نے فرعون والوں کو قحط سالی اور میووں کے نقصان میں پکڑا۔

۵- بَخْس: بمعنی ناقص۔ گھٹیا۔ کمتر (منجد) اور بمعنی حقیر اور ناقص چیز (مف) قرآن میں ہے:

وَشَرَوْہُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاھِمَ مَعْدُوْدَۃٍ (۱۲/۲۰) — اور قافلہ والوں نے حضرت یوسفؑ کو حقیر سی قیمت یعنی چند درہموں کے عوض خرید لیا۔

۶- خَبِیْث: خَبُثَ بمعنی پلید و ناپاک ہونا۔ ردی ہونا۔ بیکار ہونا۔ اور خَبِیْث بمعنی نجس۔ ردی۔ ناپسندیدہ۔ ہر خراب اور گندی چیز (ضد طَیِّب) (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ (۴/۲) — اور یتیموں کے عمدہ اور پاکیزہ مال کو اپنے گندے مال سے نہ بدلو!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) ڈوبنا (۲) ذلت اور ناگواری (م-ل) یعنی کسی چیز کا قہراً یا اضطراراً ڈوبنا یا اسے ڈبو دینا۔ ارشاد باری ہے:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ (۲۸/۸۱) سو ہم نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔

ماحصل: (۱) حُسْبَان: آگ یا اولے کا عذاب جو نباتات کو خاکستر بنا دے۔

(۲) حَاصِب: تند و تیز ہوا جس میں کنکریاں شامل ہوں۔

(۳) صَيْحَة: ایسی گرجدار آواز جس سے لوگ چیخ و پکار کرنے لگیں۔

(۴) رِجْز: بے قرار کر دینے والا عذاب۔

(۵) رَجْف: زلزلہ اور اس کی ہیبت شدید اضطراب۔

(۶) خَسَف: قہراً یا اضطراراً کسی چیز کو ڈبو دینا۔

۸۔ عزت دینا۔ بخشنا

کے لیے اَعَزَّ[۱]، اَكْرَمَ[۲] اور كَرَّمَ[۳] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَعَزَّ: (ضد اَذَلَّ) عِزّ کا بنیادی معنٰی بالادستی ہے۔ اور ذِلّ بمعنی زیر دستی۔ اور "عِزَّت ایسی حالت کو کہتے ہیں جو انسان کو مغلوب ہونے سے محفوظ رکھے" (مف) ارشادِ باری ہے:

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ (۳/۲۶) اے اللہ! تو ہی جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے، تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے۔

۲۔ اَكْرَمَ: کَرَم ایسے شرف کو کہتے ہیں جو کسی چیز میں فی نفسہٖ موجود ہو یا اس کے اخلاق کی وجہ سے ہو (م-ل) اور کسی شخص کو اس وقت تک کریم نہیں کہا جا سکتا جب تک اس سے کرم کا ظہور نہ ہو چکا ہو (مف) اور اکرام کے معنی کسی کو اس طرح نفع پہنچانا کہ اس میں سبکی اور خفت بھی نہ ہو۔ اور وہ نہایت اشرف اور اعلیٰ ہو (مف) اور رسول اکرم ﷺ نے اکرام ضیف (مہمان کی عزت افزائی) کی جو تاکید فرمائی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سامنے متواضع بن کر اس کی خدمت کی جائے اور اسے صاحبِ عزت سمجھا جائے۔ ارشادِ باری ہے:

كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ (۸۹/۱۷) نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطر نہیں کرتے (جالندھریؒ)
عزت نہیں رکھتے (عثمانیؒ)

۳۔ کَرَّمَ اور کرم کسی چیز کے فی نفسہٖ شرف پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے فرمایا:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (۱۷/۷۰) اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور انہیں خشکی اور سمندر پر سوار کیا۔

ماحصل: (۱) اَعَزَّ: کا لفظ عام عزت دینا، زیر دستی سے بچانا اور بالادست بنانا۔

(۲) اِکْرَام: کسی کی عزت افزائی کرنا۔

(۳) تَکْرِیْم: کسی کے ذاتی جوہر یا اوصاف کی بنا پر عزت بخشنے کو کہتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ءَ اِنَّا لَفِیۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ (۳۲/۱۰) ہو جائیں گے تو کیا از سرِ نو پیدا ہوں گے۔

ماحصل: (۱) فَاتَ: موقع ہاتھ سے نکل جانا۔ کسی چیز کے ملنے کی امید نہ رہنا۔

(۲) فَقَدَ: وقتی طور پر کسی چیز کا موجود ہونے کے باوجود نہ ملنا۔

(۳) ضَلَّ: کسی چیز کا اپنے وجود کو دوسری میں مدغم کرکے نہ مل سکنا۔

۱۳۔ گمان کرنا ـــ خیال کرنا

کے لیے ظَنَّ، زَعَمَ اور حَسِبَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ ظَنَّ: کسی چیز کی علامات سے جو نتیجہ حاصل ہوتا ہے اسے ظَنّ کہتے ہیں۔ اگر علامات قوی ہوں تو ظَنّ علم اور یقین کے معنی دیتا ہے۔ اس صورت میں اس لفظ سے پہلے اَنَّ یا اَنْ آتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

(۱) اَلَّذِیۡنَ یَظُنُّوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّہِمۡ (۲/۴۶) جو یقین کیے ہوئے ہیں کہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں۔

(۲) وَظَنَّ اَنَّہُ الۡفِرَاقُ (۷۵/۲۸) اور اس (جاں بلب شخص) کو یقین ہو گیا کہ اب سب سے جدائی ہے۔

(۳) بَلۡ ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ یَّنۡقَلِبَ الرَّسُوۡلُ (۴۸/۱۲) اور تم یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اب رسولؐ کبھی لوٹ کے نہ آئے گا۔

اور جب ظَنّ کا معنی محض وہم اور شک کی حد تک رہے تو اس سے پہلے اِنّ یا اِنْ آتا ہے۔ اور اس کی دوسری علامت یہ ہے کہ ظن کے مقابلہ میں کوئی ایسا لفظ بطور قرینہ موجود ہوتا ہے، جو ظن کے معنی وہم اور شک میں بدل دیتا ہے (مف) اب ان کی مثالیں دیکھیے:

(۱) اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغۡنِیۡ مِنَ الۡحَقِّ شَیۡئًا۔ (۵۳/۲۸) بیشک ظن، حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آتا۔

اس مثال میں اِنَّ اور ظَنّ کے مقابلہ میں حق، دونوں باتیں ظَنّ کے معنی وہم و شک بنا رہی ہیں۔

(۲) اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ بِمُسۡتَیۡقِنِیۡنَ (۴۵/۳۲) ہم تو اُسے محض وہم ہی خیال کرتے ہیں اور اس پر یقین نہیں آتا۔

اس مثال میں اِنْ اور ظن کے مقابلہ میں یقین کے الفاظ ظن کے معنی وہم بنا دیتے ہیں۔

(۳) اَلظَّآنِّیۡنَ بِاللّٰہِ ظَنَّ السَّوۡءِ (۴۸/۶) جو خدا کے بارے میں بُرے خیال رکھتے ہیں۔

اس مثال میں ظَنّ کے مقابلہ میں ظَنَّ السَّوۡءِ، ظَنّ کے معنی وہم اور شک سے مختص کر رہا ہے۔ پھر وہم اور یقین کے درمیان شک اور گمان غالب کے بھی درجے ہیں۔ اور ظَنّ کا لفظ ان سب معنوں میں استعمال ہوتا ہے (مف)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اِسْمٌ (سمو) بمعنی کسی چیز کا نام۔ سمو بمعنی بلندی۔ اور اسم کو اسم اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے اس چیز کی معرفت حاصل ہوتی اور اس کا ذکر بلند ہوتا ہے (مف) (ج اسماء) ارشادِ باری ہے:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (۲/۳۱) اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھا دیے۔

۲۔ اور سمّٰی بمعنی نام رکھنا۔ اور اس نام رکھنے میں اس چیز کی صفات کو ملحوظ رکھنا یا اسم با مسمّٰی ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ قرآن میں ہے:

اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ (۷/۷۱) کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔

اور سَمِيًّا بمعنی ہم نام۔ ارشادِ باری ہے:

اِسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا (۱۹/۷) اس کا نام یحیٰی ہوگا۔ اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا۔

۲۔ لقب، اصل نام کے علاوہ ایسا نام جس میں مسمّٰی کی صفات کو ملحوظ رکھا گیا ہو (مف) جیسے مسیح حضرت عیسٰیؑ کا لقب ہے جنھوں نے ساری زندگی سیاحت میں گزار دی اور متاہل زندگی کو اختیار نہ کیا۔ ارشادِ باری ہے:

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (۳/۴۵) اور جب فرشتوں نے مریمؑ سے کہا۔ خدا تمہیں اپنی طرف سے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسٰی بن مریم ہوگا۔

اس آیت میں مسیح لقب ہے۔ عیسٰی اصل نام اور ابن مریم نسب ہے۔ جو باپ نہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ماں کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

۳۔ نَبَزَ: اَلنَّبْز بھی لقب ہی قسم ہے مگر اس میں کسی شخص کی بُری صفات کو پیش کیا جاتا ہے خواہ وہ اس میں موجود ہوں یا نہ ہوں اور خواہ یہ نسب سے تعلق رکھتی ہوں یا اخلاق سے۔ اور نبز بمعنی کسی کا بُرا نام یا لقب رکھ دینا (مف۔منجد) ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (۴۹/۱۱) اور ایک دوسرے کا بُرا نام نہ رکھو۔

۴۔ فُلَانٌ (مؤنث فُلَانَةٌ) اسم کے قائم مقام آتا ہے۔ لہٰذا جب ذوی العقول کے لیے آئے تو ال داخل ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں رَكِبْتُ الْفُلَانَ میں نے فلاں جانور (نر) پر سواری کی اور حَلَبْتُ الْفُلَانَةَ میں نے فلاں جانور (مادہ) کا دودھ دوہا۔ قرآن میں ہے:

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا (۲۵/۲۸) ہائے شامت! کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔

ماحصل: (۱) اسم، کسی چیز کا نام جو تعارف کے لیے رکھا جائے۔ (۲) لقب: صفاتی اور تشریفی نام۔ (۳) نبز: کسی کا بُرا نام رکھ دینا۔ (۴) فلان: کسی شخص کا نام لینے کی بجائے فلاں کہہ دینا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ۔ (۲۹/۴۱) اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے۔

۷-۸- ذباب اور نحل کے لیے دیکھیے "مکھی"

۹ تا ۱۱- حَيَّة - جَانّ - ثعبان کے لیے دیکھیے ——"سانپ"

ب ——پرندے

۱- غُرَاب : بمعنی کوّا (ج اَغْرُب - غُرُب - غِرْبَان - اَغْرِبَة سے جمع الجمع غرابین) ارشاد باری ہے۔
فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ۔ (۵/۳۱) اب اللہ تعالیٰ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کریدنے لگا۔

۲- هُدْهُد (ج هَدَاهِد) پوپک - چکّی راہ (پنجابی کلّی ترکھان) مشہور پرندہ ہے جس کی چونچ بہت لمبی ہوتی ہے اور ٹھونگیں مارتا ہے۔ نیز ہر ٹھونگیں مارنے والا پرندہ (م-ق) اور صاحب منجد کے نزدیک ہر کُوکُو کرنے والا پرندہ۔ بہت کُوکُو کرنے والا کبوتر۔ اور اَلْهَدْهَدَاة بمعنی کبوتر کی کوکو کی آواز (منجد) قرآن میں ہے:
فَقَالَ مَالِىَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ (۲۷/۲۰) تو سلیمانؑ نے کہا۔ کیا سبب ہے کہ مجھے ہدہد نظر نہیں آتا۔

۳- جوارح : (جارحۃ کی جمع) زخم لگانے والے یا شکاری جانور خواہ وہ چوپائے ہوں یا پرندے۔ (ف-ل م ۱۲۴) مثلاً کتا اور باز وغیرہ۔ ارشاد باری ہے:
وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ (۵/۴) اور (تمہارے لیے وہ شکار بھی حلال ہے) جو تمہارے لیے اُن شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جن کو تم نے سدھا رکھا ہو۔

ج ——آبی جانور

قرآن میں صرف تین الفاظ آئے ہیں۔ حُوْت، نُوْن اور ضَفَادِع۔ حُوْت اور نُوْن تو مچھلی میں دیکھیے۔ اور
ضَفَادِع : ضَفْدَع بمعنی مینڈک کی جمع ہے۔ اور ضَفْدَعَ الْمَاء بمعنی پانی میں مینڈک بکثرت ہو جانا (منجد) ارشاد باری ہے:
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ (۷/۱۳۳) تو ہم نے قوم فرعون پر طوفان، ٹڈی، جوئیں اور مینڈکوں کا عذاب بھیجا۔

د ——چوپائے

۱ تا ۱۳- اُونٹ کے لیے ۱۳ الفاظ ابل، بعیر- جمل- ہیم، رکاب، ناقۃ- ضامر-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ